سید طارق حسین رضوی*

مکتوباتِ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان بنام ڈاکٹر معین الدین عقیل

Abstract: *Dr Ghulam Mustafa Khan (23 September 1912 – 25 September 2005) was an eminent scholar, researcher, literary critic, linguist, author, educationist, and religious as well as spiritual leader of high order. He Belonged to Naqshbandi order of Sufism. He was born in Jabalpur, India on 23 September 1912. In 1928 he finished his ninth grade from Jabalpur and went to Aligarh Muslim University, Aligarh for the rest of his education. He received his higher education at the Aligarh Muslim University. He held the degrees of LLB and M.A. in Urdu literature & M.A in Persian. He completed his PhD in 1947 and his topic was related with the studies of Syed Ashruddin Hassan Ghaznavi a renowned 12th-century Persian poet. In 1959, he was awarded D.Litt. by Nagpur University, India. Early in his teaching career, he was appointed as a lecturer at the King Edward College, Amrawati and after migration to Pakistan from India he was appointed in Urdu College, Karachi. Later in his life, he also performed the duties as the head of the department of Urdu in University of Sindh. For his academic services he was honoured with various awards including the Naqoosh Award, Iqbal Award and Nishan-i-Sipas. The addressee of the following letters of Dr. Ghulam Mustafa Khan is Dr. Moinuddin Aqeel who is a renowned scholar of Urdu and history especially the history and culture of Muslims of South Asia. He has published almost 85 scholarly books and more than 300 research articles on the subjects of his interests. He has been affiliated with University of Karachi, International Islamic University, Islamabad, Oriental University, Naples, Tokyo University of Foreign Studies, Osaka University, Daito Bunka University, and Kyoto University. He has taught and supervised researches in the field of the history and culture of Pakistan and Urdu language and literature.*

In this article, 12 of his letters are presented with brief biography and necessary annotations which Dr. Ghulam Mustafa Khan has written to Dr. Moinuddin Aqeel. These letters highlight his scholarship, research activities as well as various aspects of his personality. These letters also highlight issues of mutual interest such as research and book friendship between the two scholars.

* لیکچرر، شعبۂ اردو، شاہ عبداللطیف یونی ورسٹی، خیرپور

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان (۲۳ ستمبر ۱۹۱۲ء - ۲۵ ستمبر ۲۰۰۵ء) اردو کے ممتاز محقق، ادیب، نقاد، مترجم، ماہر لسانیات، مصنف اور نقشبندی سلسلے کے صوفی بزرگ تھے۔ وہ ۲۳ ستمبر ۱۹۱۲ء کو ہندوستان کے شہر جبل پور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۲۸ء میں انھوں نے 'انجمن اسلامیہ ہائی اسکول 'جبل پور سے نویں جماعت کی تعلیم مکمل کی۔ اس کے بعد ۱۹۲۸ء تا ۱۹۳۶ء 'علی گڑھ مسلم یونیورسٹی ' سے میٹرک، بی اے، اردو ادب اور فارسی میں ایم اے اور ایل ایل بی کی اسناد حاصل کیں۔ 'ناگپور یونی ورسٹی ' سے ۱۹۴۷ء میں ۱۲ویں صدی کے فارسی شاعر سید اشار الدین حسن غزنوی پر پی ایچ ڈی کی ڈگری مکمل کی اور اسی یونی ورسٹی نے انھیں ڈی لٹ کے اعزاز سے نوازا۔(۱)

اپنی تدریسی زندگی کے آغاز میں وہ امراوتی کے 'کنگ ایڈورڈ کالج' میں لیکچرر کے عہدے پر فائز ہوئے۔ تقریباً ۱۱ سال 'ناگ پور یونی ورسٹی' کے ملحقہ کالجوں میں تدریس کے بعد جنوری ۱۹۴۸ء میں ہجرت کر کے کراچی آگئے جہاں ابتدا میں 'اسلامیہ کالج' اور بعد ازاں 'اردو کالج' سے منسلک رہے (۲)۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کو ان کے شیخ طریقت، سید زوار حسین شاہ نے ۱۹۵۵ء کے آخر میں کراچی سے 'سندھ یونی ورسٹی' حیدرآباد جانے کی ہدایت کی۔ جہاں ۱۹۵۶ء کے آغاز میں ان کا بہ حیثیت صدر شعبہ اردو تقرر ہوا اور پھر زندگی کے اختتام تک یہیں سے ان کے علمی اور روحانی فیض کا سلسلہ جاری رہا۔(۳)

۱۹۸۸ء میں 'سندھ یونیورسٹی' نے آپ کی علمی، ادبی اور تحقیقی خدمات پر آپ کو پروفیسر ایمریطس کے درجے پر فائز کیا۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی زبانوں میں مہارت رکھتے تھے۔ اردو زبان و ادب کی ترویج و ترقی کے لیے انھوں نے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ آپ کی علمی و ادبی خدمات کے سبب مختلف سطح کے ایوارڈز سے نوازا گیا، جن میں نقوش ایوارڈ، اقبال ایوارڈ شامل ہیں جب کہ حکومتِ پاکستان نے ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کی علمی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انھیں صدارتی تمغہ برائے حسن کارکردگی اور ستارۂ امتیاز عطا کیا۔ آپ نے اردو، عربی، فارسی اور انگریزی میں ۱۰۰ سے زائد کتب تصنیف و تالیف کیں۔ آپ کی کتاب "اقبال اور قرآن" پر آپ کو اقبال ایوارڈ دیا گیا۔ اس کے علاوہ آپ کی تصانیف و تالیفات میں "ادبی جائزے"، "فارسی پر اردو کا اثر"، "علمی نقوش"، "اردو-سندھی لغت"، "سندھی-اردو لغت"، "حالی کا ذہنی ارتقا"، "حضرت مجدد الف ثانی"، "گلشن وحدت"، "مکتوبات سیفیہ"، "خزینۃ المعارف"، "مکتوبات مظہریہ"، "مکتوبات معصومیہ"، "اقبال اور قرآن"، "معارف اقبال"، "اردو میں قرآن و حدیث کے محاورات" کے نام سر فہرست ہیں۴۔ آپ کا انتقال ۲۵ ستمبر ۲۰۰۵ء کو حیدرآباد میں ہوا۔

انھوں نے اپنے احباب، اعزہ، اساتذہ، طلبہ، علمی و ادبی شخصیات اور عقیدت مندوں کو زندگی میں ہزار ہا خطوط لکھے ہیں۔ مختلف ادبی رسائل اور کتب کی صورت میں آپ کے خطوط شایع ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل (۲۵ جون، ۱۹۴۶ء) اردو کے معروف محقق، نقاد، ماہرِ تعلیم، مؤرخ، ادیب، مرتب، مصنف اور اردو ادب کے پروفیسر ہیں۔ علم و ادب کا ذوق رکھنے والے جن حضرات کو بھی آپ کے تقریباً ۳۰ ہزار کتب پر مشتمل ذاتی کتب خانے کو دیکھنے کا

موقع ملا ہو وہ یقیناً اس رائے سے اتفاق کریں گے کہ آپ کی دلچسپیوں کا محور و مرکز "کتاب" ہے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کراچی میں حاصل کی. ۱۹۶۵ء میں' اردو کالج' سے انٹر میڈیٹ کیا۔ 'جامعہ کراچی' سے ۱۹۶۸ء میں بی اے (امتیازی) اور پھر اسی جامعہ سے ۱۹۶۹ء میں ایم اے (اردو) کی ڈگری فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن میں حاصل کی، جس بنا پر انھیں' انجمن ترقی اردو پاکستان' کی جانب سے بابائے اردو ایوارڈ ملا۵۔ "تحریکِ پاکستان کا لسانی پس منظر" کے عنوان سے ایم اے کے لیے تحقیقی مقالہ تحریر کیا۔ ڈاکٹر عقیل کی پہلی کتاب "تحریک پاکستان اور مولانا مودودی" ۱۹۷۰ء میں شائع ہوئی۶۔ ۱۹۷۵ء میں "تحریک آزادی میں اردو کا حصہ" کے عنوان سے مقالہ لکھ کر 'جامعہ کراچی' سے پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل کی ایک تالیف "اردو کی اولین نسوانی خود نوشت: بیتی کہانی" اور دیگر اہم تحقیقات کے اعتراف میں 'جامعہ کراچی' نے ۲۰۰۳ء میں ڈی لٹ کی سند تفویض کی۔ اس خود نوشت کو اردو کی اولین نسوانی خود نوشت ہونے کا درجہ حاصل ہے۔

ڈاکٹر عقیل نے ۱۹۷۰ء میں تدریس کا آغاز میں' پاکستان شپ اونر کالج' کراچی سے کیا۔ ۱۹۸۴ء میں 'جامعہ کراچی' کے شعبۂ اردو سے منسلک ہو گئے، جہاں سے ۲۰۰۶ء میں وہ بحیثیت پروفیسر اور صدر شعبہ اردو فرائض سے سبکدوش ہوئے۔ ڈاکٹر عقیل کو 'اورینٹل یونی ورسٹی نیپلز'، اٹلی، جاپان کی' ٹوکیو یونی ورسٹی'، 'دائتو بنکا یونیورسٹی'، 'کیوتو یونیورسٹی' اور 'اوساکا یونیورسٹی' میں اردو، مطالعہ پاکستان اور جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کی تاریخ و ثقافت کے موضوعات کی تدریس کا اعزاز حاصل ہے۔ ان کے علاوہ ۲۰۰۸ء تا ۲۰۱۰ء آپ 'بین الاقوامی اسلامی یونی ورسٹی' اسلام آباد میں بحیثیت اولین صدرِ شعبہ اردو اور ڈین فیکلٹی آف آرٹس خدمات انجام دیتے رہے۷۔ ۲۰۱۲ء میں انھوں نے ۲۷ ہزار کتب پر مبنی ذاتی کتب خانہ جاپان کی 'کیوتو یونی ورسٹی' کو ہدیہ کیا جو اب وہاں ایک وقیع کتب خانے کے ایک گوشہ میں "عقیل کلیکشن" کے نام سے موجود ہے۔ آپ کی اعلیٰ علمی اور تہذیبی خدمات کے اعتراف میں ۲۰۱۴ء میں شہنشاہ جاپان Akihito نے جاپان کا اعلیٰ ترین سول اعزاز "Order of the Rising Sun" سے نوازا۔ علم و ادب کے شعبے، خاص طور پر جاپان میں اردو اور مطالعہ پاکستان کی تدریس اور تحقیق کے علاوہ جاپان اور پاکستان کے درمیان ثقافتی اور علمی روابط کے فروغ میں بھی ان کی خدمات وہاں کے سرکاری، علمی اور تعلیمی حلقوں میں قدر کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں اور ان کے اعتراف میں 'سفارت خانہ جاپان'، اسلام آباد نے بھی انھیں سند امتیاز سے نوازا۔

ڈاکٹر عقیل کی اردو اور انگریزی میں تصانیف و تالیفات کی تعداد ۸۵ سے زیادہ جب کہ ۳۰۰ سے زائد مقالات ملک و بیرون ملک کے مؤقر تحقیقی مجلات میں شایع ہو چکے ہیں۔ آپ کی چند اہم کتب میں "اردو تحقیق صورتِ حال اور تقاضے"، "تحریکِ آزادی میں اردو کا حصہ"، "پاکستانی زبان و ادب: مسائل اور مناظر"، "مسلم ہندوستان: ادب، تاریخ اور تہذیب"، "جنوبی ایشیا کی تاریخ نویسی: نوعیت،

روایت اور معیار"،"اقبال اور جدید دنیائے اسلام"،"اقبال: حیات و فکر کے نئے گوشے"،"اختر و اقبال"،"بیتی کہانی"،"ایک نادر سفر نامہ دکن کے اہم مقامات کے احوال و کوائف"،" اردو کے نادر سفر نامے"،" فتح نامہ ٹیپو سلطان اور مسلم ہندوستان ادب، تاریخ اور تہذیب"،"کلکتہ میں اردو کے نادر ذخائر"،"فکارِ سیاسی کی تشکیلِ جدید: سید احمد خاں اور اقبال"،"نظریہ پاکستان اور قائد اعظم: مقاصد، جدوجہد اور حاصلات" وغیرہ شامل ہیں۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل کا ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان سے عقیدت اور احترام کا تعلق زمانہ طالبِ علمی ہی سے رہا۔ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان ۱۹۶۹ء میں ڈاکٹر عقیل کے ایم اے کے مقالے بہ عنوان"تحریکِ پاکستان کا لسانی پس منظر" کے ممتحن تھے۔اس مقالے کا جب زبانی امتحان لینے کے لیے شعبۂ اردو میں تشریف لائے تو ان کی آمد کی وجہ سے اساتذہ،اور طلبہ و طالبات کی بڑی تعداد جمع ہو گئی تھی۔ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان نے سب کے سامنے ڈاکٹر معین الدین عقیل کا زبانی امتحان لیا اور مقالے کی حد درجے تعریف کی۔۱۹۷۵ء میں پی ایچ ڈی کے مقالے بہ عنوان"تحریک آزادی میں اردو کا حصہ" کے بھی ممتحن ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان تھے اور زبانی امتحان لینے کے لیے حیدر آباد سے شعبہ اردو' جامعہ کراچی' تشریف لے گئے تھے۔ان کے علاوہ دوسرے ممتحن وقار عظیم تھے۔ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان نے یہ دونون مقالات بغور دیکھے تھے۔ان کے ذوقِ مطالعہ اور کتاب دوستی کی قدر کرتے تھے۔ اس لیے وہ اکثر ڈاکٹر معین الدین عقیل سے اپنے علمی منصوبوں کے لیے ضروری کتابوں کے بارے میں مشورہ کرتے اور کچھ کتابیں فراہم کرنے کے لیے بھی کہتے اور انھیں بھی اہم اور نایاب کتابوں کے بارے میں مشورے دیتے اور رہنمائی کرتے تھے۸۔ ڈاکٹر عقیل بھی تین چار مرتبہ ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان سے ملاقات کے لیے حیدر آباد گئے۔ ڈاکٹر عقیل اپنی تحقیقی و تنقیدی کتب ڈاکٹر غلام مصطفٰی خاں کو پیش کرتے رہے۔ ذیل میں ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان کے ڈاکٹر معین الدین عقیل کے نام ۱۲ خطوط ضروری حواشی کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں۔راقم کو یہ خطوط استادِ گرامی ڈاکٹر معین الدین عقیل نے اپنے نام مشاہیر کے ذخیرۂ مکاتیب سے عنایت فرمائے ہیں جس کے لیے راقم ڈاکٹر صاحب کا ممنون ہے۔ دونوں شخصیات کے درمیان علمی و تحقیقی تعلق کے ساتھ ساتھ جو احترام و محبت کا رشتہ تھا وہ ان خطوط میں نمایاں ہے۔ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان کے یہ مکتوبات ان کے سادہ اور پُر وقار اُسلوب میں اختصار نویسی کا اعلٰی نمونہ اور اردو مکتوب نگاری کی تاریخ میں ہماری تہذیبی روایت کے امین بھی ہیں۔ وہ زندگی بھر جس قدر ملائمت، عاجزی اور انکساری سے گفتگو فرماتے رہے وہ ان خطوط کی ہر سطر سے بھی بہ خوبی عیاں ہے۔ یہ خط و کتابت ۱۹۷۲ء سے ۲۰۰۰ء تک کے عرصے پر محیط ہے۔

اب ذیل میں ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان کے خطوط پیش کیے جاتے ہیں۔ ان میں املا وہی ہے جو خطوط میں ہے۔ آپ ہر خط کے آخر میں احقر لکھتے اور اس کے بعد نام کے بجائے دستخط فرماتے تھے۔ تاریخ لکھتے لیکن سن اکثر نہیں لکھتے تھے۔ داخلی شہادتوں کی مدد سے یہاں سن کا تعین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(خط نمبر ۱)

حامداً ومصلیاً

۲۳مارچ، ۱۹۷۲ء

حیدر آباد

عزیزی گرامی منزلت دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اک زحمت دیتا ہوں۔ میرے پاس محمد حسین تبریزی ا کے فارسی دیوان کا کچھ حصہ موجود ہے۔ اصل نسخہ پہلے یہاں یونی ورسٹی میں تھا لیکن غائب ہو گیا۔ یہ شاعر بھی تھا اور خوش نویس بھی تھا اور برہانِ قاطع کے مصنف محمد حسین برہان کا ہم وطن اور ہم نام تھا۔ یہ بھی دکن میں رہا لیکن وہاں کے کسی بادشاہ کی مدح میں کچھ نہیں لکھا۔ مراغہ (تبریز کے قریب) کے ایک امیر آقاخان کے محل کی تعمیر پر ۱۰۵۴ھ میں ایک قطعۂ تاریخ لکھا۔ پھر میر علی جواہر رقم کی حویلی کی تعمیر میں (دہلی) ۱۰۷۷ھ میں قطعۂ تاریخ لکھا۔ اس کے بیٹے کی حویلی کی تعمیر پر دوسرے سال قطعۂ تاریخ لکھا۔ اسی زمانے میں دہلی میں ایک صاحب رحمت خان تھے۔ ان کی حویلی کی بھی تعریف ہے لیکن تاریخ نہیں ہے۔ یہ رحمت خان کون تھے؟ حافظ رحمت خان سے مختلف ہوں گے؟

اک گمان ہوتا ہے کہ برہان قاطع کی تصنیف (۱۰۲۶ھ) کے بعد ممکن ہے کہ محمد حسین تبریزی نے اپنا تخلص معلوم کر لیا ہو۔

میر علی جواہر رقم مشہور خطاط ہیں۔ ان کا بیٹا بھی خطاط تھا لیکن اس کا نام معلوم نہیں (یہ بھی تبریزی تھا)

سب عزیزوں کو سلام مسنون و واجب قبول ہو۔ آپ پی ایچ ڈی کب تک کریں گے۔ فقط والسلام

احقر، دستخط

(خط نمبر ۲)

باسمہ حامداً ومصلیاً

۲۰ فروری ۱۹۷۳ء

عزیز گرامی منزلت دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی گرامی نامہ ملا۔ ماشاء اللہ آپ نے ڈھونڈ نکالا۔ آپ کی سخت کوشی باعثِ صد شکر و فخر ہے۔ ''تاریخ کشمیر اعظمی'' (خواجہ محمد اعظم) مطبع محمدی لاہور ۱۳۰۳ھ میرے پاس ہے۔ ''تاریخ کبیر کشمیری'' (حاجی محی الدین مسکین) مطبع سورج پرکاش امرتسر ۱۳۲۲ھ بھی میرے پاس ہے۔ کوئی معتبر شخص ملے گا تو دونوں آپ کو بھیج دوں گا۔ انشاء اللہ۔ اگر وہاں سے کوئی صاحب آنے والے ہوں تو آپ طلب فرمالیں۔ سب حضرات کو سلام مسنون۔ فقط والسلام،

دعا گو،

دستخط

"تاریخِ اعظمی" کے صفحہ ۱۹۰-۱۹۱ میں اس کے حالات ہیں، فاضل خان از تغیر ابو نصر خان بحکومتِ کشمیر سر فرازی یافت این فاضل خان میر رابرہان نام داشت۔ برادر زادۂ فاضل خان، خان سامان کہ آخر او وزیر ہم شد بود در شہوار اوائل سنہ یک ہزار یک صد ونہ خان مذکور بکشمیر رشید رسید ودر غایت احسان وفیض بخشی سلوک نمود، اعزازِ علما ومشائخ بسیار فرمود واکثر بآنہا صحبت داشت ورفع بدعات و ظلمِ حکامِ گذشتہ کرد۔ در زمانِ او روزِ عید وقت رفتن بمصلیٰ میانِ شہوار بیگ داروغہ، توپ خانہ حضور وخواجہ محمد طاہر دہ بیدیہ تقریبِ سابقہ غبار۔۔۔ کہ باہم داشتند گفتگو واقع شدہ خواجہ محمد طاہر شہوار بیگ رابہ بہانۂ مصافحۂ عید سر سواری راگشت۔ مومن بیگ شیر برادر شہوار بیگ ہماں ساعت خواجہ خواجہ محمد طاہر راہم زود بہ قتل رسانید۔ بالجملہ در عہدِ خود فاضل خان ہمہ مردم رابخیرات وبرات ووظائف بہرہ اندوز گردائید وبنائے مساجد ورباطات وسراہا واکثر جاہا فرمود۔۔۔،

آج دکانیں بند ہیں۔ ایک دکان سے فوٹو اسٹیٹ ہو سکا۔ لیکن صحیح نہیں۔ اصل کتاب آپ دیکھنا چاہیں تو منگوالیں۔

(خط نمبر ۳)

۷۸۶

حامداً ومصلیاً

۲۳ ستمبر ۱۹۸۳ء

عزیزِ گرامی السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ،

آپ کی کتاب "دکن اور ایران" (۱) پہنچی، بڑا کرم فرمایا، ماشااللہ بہت تحقیق فرمائی ہے جو آپ کا طرۂ امتیاز ہے۔ آپ کی فاضلانی کتابیں دیکھ کر دل بہت خوش ہوتا ہے اور دل سے دعا نکلتی ہے۔ اللہ پاک آپ کو ہر طرح سے نوازے۔ امین

احقر،

دستخط

(خط نمبر ۴)

حامداً ومصلیاً

۱۱ ستمبر، ۱۹۸۴ء

محترم ومکرم ڈاکٹر صاحب دام مجدکم

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

آپ حضرات کا بہت ممنون ہوں کہ آپ مع طلبہ وطالبات تشریف لائے اور عزت بخشی۔ جزاک اللہفی الدارین احسن الجزا۔

ایک عزیزہ کل تشریف لائیں ا۔ غالباً شعبہ اردو سے تعلق رکھتی ہیں۔ وہ علامہ سید سلیمان ندوی علیہ الرحمہ پر مقالہ لکھنا چاہتی ہیں ۲۔ انھیں "معارف" کے بعض شمارے دیکھنے ہیں۔ بحمد اللہ میرے پاس بہت سے شمارے ہیں۔ لیکن وہ الماری اس کمرے میں ہے جس

میں بچیوں کا مدرسہ ہے۔ جمعہ کو ان کی چھٹی ہوتی ہے۔ اگر وہ عزیزہ جمعہ کی صبح کو آجائیں تو دن بھر وہ شمارے دیکھ سکتی ہیں کیمرا بھی لے آئیں تو نقل میں سہولت ہوگی۔

میری آنکھیں بہت کمزور ہوگئی ہیں۔ اندازے سے لکھ رہا ہوں۔ آپ سب حضرات (بالخصوص بیگم صاحبہ[۳] اور ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب[۴]) کو سلام مسنون و واجب قبول ہو۔

فقط والسلام،

احقر، دستخط

(خط نمبر ۵)

حامداً و مصلیاً

۲۲۔۷۔۱۹۸۵ء

عزیز گرامی قدر السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ،

کل رسالہ "اردو" میں آپ کا فاضلانہ مضمون دیکھا[۱]۔ آپ نے اس عاجز کے کاموں کو سراہا ہے۔ بہت ممنون ہوں۔

آپ کے علم و فضل کا تو میں مدت سے قائل ہوں لیکن آپ کی عظمت اور اعلیٰ کردار کا اب زیادہ معترف ہوا ہوں۔ اللہ پاک آپ کے درجات خوب خوب بلند فرمائے اور قوم کے وادب کے لیے قائم و دائم رکھے۔ آمین۔ ثم آمین۔

فقط۔ والسلام،

احقر۔ دستخط

(خط نمبر ۶)

۲۲۔۱۔۸۸

عزیز گرامی منزلت دام مجدکم،

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ،

کل ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب[۱] کے ذریعے آپ کی ارسال کردہ دو ۲ کتابیں ۱: "اقبال اور جدید دنیائے اسلام" اور ۲: "پاکستان میں اردو تحقیق" موصول ہوئیں۔ بہت ممنون ہوں۔ آپ کی عین محبت ہے کہ مجھے آپ اپنی بیش قیمت کتابوں میں بھی یاد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و عافیتِ کاملہ کے ساتھ رکھے اور زیادہ سے زیادہ علمی کاموں کے لیے ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ ثم آمین

آپ نے اب تک جو کچھ لکھا ہے وہ قابلِ ستائش ہے اور آپ ہم سب کے لیے سرمایۂ افتخار ہیں۔ موجودہ دور میں آپ کی جیسی محنت کرنے والے لوگ بہت ہی شاذ ہیں۔ اللہ پاک آپ کو سلامت باکرامت رکھے۔ آمین۔

اپنی صحت کا ضرور خیال رکھیں۔ گھی تیل کے کھانوں سے پرہیز کریں اور تھوڑی ورزش ضرور کیا کریں۔ آپ کے لیے دل سے دعا نکلتی ہے۔

فقط۔ السلام،

دعا گو۔ احقر،

دستخط

(خط نمبر ۷)

حامداً و مصلیاً

یکم دسمبر، ۱۹۸۸ء

عزیز محترم و مکرم، السلام علیکم

آپ کے گرامی نامے کے ساتھ محترم ڈاکٹر مختار الدین آرزو صاحب[۱] کا کرم نامہ بھی ملا۔ بہت ممنون ہوں۔ آپ کا گرامی نامہ میں نے محترم ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب کو دیدیا تھا کہ وہ آپ کو جواب دیدیں۔ ممکن ہے کہ انھوں نے لکھا ہو۔ اب میں بہت کمزور ہو گیا ہوں اور نسیان کی وجہ سے چھوٹی چھوٹی باتیں بھی یاد نہیں رہتیں۔

آج ایک لطیفہ ہوا۔ ابھی کراچی کا رسالہ "الانسان" (اے ۷۲/۳/۱۲۔ گلبرگ، فیڈرل بی ایریا) بابت نومبر، موصول ہوا۔ اس میں ایک تنقید ڈاکٹر فوق صاحب[۲] کی کتاب "مثبت قدریں" پر شایع ہوئی ہے اور مجھ سے منسوب کی گئی ہے۔ میں نے تو ایسی کوئی تنقید نہیں لکھی۔ وہ کوئی اور غلام مصطفی خان ہوں گے۔ آپ جناب فوق صاحب کو مطلع فرمادیں اور رسالے والوں کو بھی فون ۶۷۲۵۷۱ سے فرما دیں کہ اس تنقید کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ بڑا کرم ہو گا۔ آپ کو زحمت دے رہا ہوں۔

فقط، السلام،

احقر۔ دستخط

(خط نمبر ۸)

حامداً و مصلیاً

جنوری، ۱۹۹۲ء

عزیز گرامی دام مجد کم،

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ

آج حاجی روف پاریکھ[۱] کے زبانی امتحان کی تاریخ کے لیے کنٹرولر صاحب کا خط ملا۔ میں نے ۴ فروری (صبح ۱۰ بجے) ان کو وقت دے دیا ہے۔ امید ہے کہ آپ کے لیے مناسب رہے گا۔ حاجی روف صاحب کا مقالہ عرصہ ہوا آیا تھا۔ میری عادت ہے کہ مقالے کی رپورٹ کنٹرولر صاحب کو بھیجنے کے بعد اس کی نقل مقالے کے اندر رکھ دیا کرتا ہوں۔ آج تلاش کرنے پر مقالہ ہی نہ مل سکا۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ کنٹرولر صاحب کے پاس جو رپورٹ ہے اس کی نقل مل جائے؟

میں بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ دماغ بھی اب صحیح کام نہیں کرتا۔ دعا میں یاد رکھیں۔ سب حضرات کو سلام مسنون۔

فقط۔ والسلام

احقر۔ دستخط

(خط نمبر ۹)

باسمہ حامداً ومصلیاً

۳۰ جنوری، ۱۹۹۲ء

عزیز گرامی منزلت دام مجد کم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج رجسٹری سے مقالے کی رپورٹ[۱] اور گرامی نامہ ملا۔ بہت ممنون ہوں کہ آپ نے خود ہی نقل فرمائی۔ جزاکم اللہ فی الدارین خیراً۔ بڑا کرم فرمایا۔ بڑی زحمت فرمائی۔

انشااللہ برہان الدین تونی کے متعلق کچھ معلوم ہو گا تو پھر عرض کروں گا۔ سب حضرات کو سلام مسنون وواجب قبول ہو۔

فقط والسلام

احقر

دستخط

(خط نمبر ۱۰)

باسمہ۔ حامداً ومصلیاً

۱۱ فروری، ۱۹۹۲ء

عزیز گرامی منزلت،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۴ فروری کو حاضر ہوا تھا[۱]۔ آپ حضرات نے بڑی محبت اور عنایت سے نوازا۔ بہت ممنون ہوں۔

بدرالدین تونی کے متعلق خیال ہے کہ یہ الہ آباد میں تھے۔ الہ آباد میں دائرہ شاہ اجمل کے قریب ان کی مسجد ہے۔ مدرسہ دائرہ ہی میں رہا ہو گا۔ یوپی میں Tiny کو تونی کہا کرتے تھے۔ وہ چھوٹے قد کے رہے ہوں گے۔ Tiny کی وجہ ظاہر ہے کہ وہ انگریزوں کے زمانے میں ہوں گے۔ غالباً انیسویں صدی کے آخر میں ہوں گے۔ ممکن ہے کہ ڈاکٹر امتیاز صاحب[۲] کچھ بتا سکیں۔ وہ الہ آباد کے ہیں۔ ایک صاحب یہاں الہ آباد کے ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں وہاں فون کر کے معلوم کروں گا۔ مزید کچھ معلوم ہو گا تو انشااللہ عرض کروں گا۔ بہر حال جو کچھ عرض کیا ہے وہ یقینی نہیں ہے۔ سب حضرات کو سلام مسنون۔ (پروفیسر محمد سلیم[۳] کو خط لکھا تھا[۴] ان کا جوب ابھی تک نہیں آیا)

فقط والسلام،

احقر۔ دستخط

(خط نمبر ۱۱)

۱۳، اکتوبر ۱۹۹۲ء

عزیز گرامی منزلت دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے آپ حضرات بخیر وعافیت ہوں گے۔

آپ حضرات کے تعلق کے ایک صاحب[۱] مجھ سے صحافت سے متعلق ایک مقالہ[۲] لے گئے تھے۔ آپ نے فرمایا تھا اطمینان رکھیں۔ قریب ڈیڑھ سال ہو گیا۔ ابھی تک انھوں نے واپس نہیں کیا اور خط بھی نہیں لکھا۔ آپ ازراہِ کرم ان سے فرمادیں۔

عزیزہ محترمہ کو سلام دعا و سلام مسنون۔ ڈاکٹر بلگرامی صاحب[۳] کو بھی سلام مسنون۔

فقط والسلام

احقر

دستخط

(خط نمبر ۱۳)

باسمہ۔ حامداًو مصلیاً

حیدر آباد۔

۱۵ مارچ، ۱۹۹۹ء

عزیز گرامی منزلت عقیل صاحب دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

عزیز محترم ڈاکٹر معین الرحمٰن صاحب[۱] کے توسط سے آپ کا گرامی نامہ (مع مقالے) موصول ہوئے، ماشاءاللہ بہت خوب کام کیا ہے۔ اور ماشاءاللہ آپ ان چند مشفقین میں سے ہیں جن پر ہماری قوم فخر کرتی ہے۔ اللھم زد فزد۔ آپ نے اپنے قیام کو علم کی خاطر طویل بنا دیا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے اور ہم لوگ آپ کے لیے دعا گو ہیں۔ بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ ہجری سنین کے ۸۹ سال ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آخرت میں شرم رکھ لے۔ آمین۔ آپ کے لیے دلی دعا ہے۔

فقط۔ ولسلام

احقر، دستخط

باسمہٖ۔ حامداًومصلیاً

۱۵مارچ،۱۹۹۹ء

عزیز گرامی منزلت معین الرحمٰن دام مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پرسوں آپ کے توسط سے ڈاکٹر عقیل صاحب کا گرامی نامہ۔۔۔ موصول ہوئے۔ اللہ تعالی ان کو اور آپ کو قوم کے لیے باعث فخر بنائے۔ آمین۔ ثم آمین۔ میں نے ان کو جواب لکھا ہے۔ آپ بھی اس میں کچھ لکھ کر روانہ فرمائیں۔ بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ حسنِ خاتمہ کے لیے دعا فرمایئے گا۔ خط لکھنا مشکل ہو گیا ہے۔ گھر میں سب کو دعا و سلام مسنون۔

فقط۔ والسلام

احقر۔ دستخط

"الوقار" ۵۰۔ لوئر مال، لاہور

۱۷مارچ،۱۹۹۹ء

ابھی ابھی ڈاک سے ڈاکٹر غلام مصطفٰی صاحب قبلہ کا منقولہ بالا گرامی نامہ صادر ہوا۔ میں کچھ دن ہوئے خط(Air) لکھ چکا ہوں، اور آپ کے جواب باصواب کا منتظر ہوں۔ یہ سطریں اضافی ثواب کی خاطر،

خیر طلب، مداح اور دعا گو،

(معین الرحمٰن) دستخط

اس درمیان تبسم کاشمیری صاحب ۳؎ سے یہاں لاہور میں ملاقات ہو گئی۔ ان کا ایڈریس مل گیا، تحفۂ خواجہ انہیں پیش کر دیا۔

باسمہٖ۔ حامداًومصلیاً

۱۷مئی،۲۰۰۰ء

عزیز گرامی منزلت دام مجدکم،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

"کلماتِ آبدار" آپ کے فاضلانہ مقدمہ اور حواشی کے ساتھ دیکھنے کو میسر ہوئی۔ ماشاءاللہ خوب ترتیب ہے۔ اللہ تعالیٰ (سے دعا ہے کہ) آپ سے قوم کو زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے کا موقع ملتا رہے۔ آمین۔

میں بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ آنکھیں بھی کمزور ہیں۔ ہجری سنین سے ۹۰ کے قریب عمر ہے۔ حُسنِ خاتمہ کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

فقط۔ والسلام،

احقر۔ دستخط

عرصہ ہوا جاپان سے آپ کا گرامی نامہ آیا تھا۔ میرا جواب مل گیا ہو گا۔

حوالہ جات :

۱۔ خورشید، فضل حق، ڈاکٹر، ۲۰۰۳ء، " ہمارے استاد پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں " ، مرتبہ، رشید احمد خاں، ادارہ انوارِ ادب، حیدر آباد، ص،۲۲

۲۔ خان، غلام مصطفیٰ، ڈاکٹر، ۲۰۱۹ء، "بھولی ہوئی کہانیاں، ہفت محفل " ، مرتبہ، راشد اشرف، زندہ کتابیں سلسلہ ۳۴،۳۳،ص ۸۶

۳۔ خان، غلام مصطفیٰ، ڈاکٹر، ۱۹۹۹ء، "فضل کبیر " ، پیرا ماؤنٹ پرنٹنگ پریس، حیدر آباد، ص،۲۶

۴۔ خورشید، ص

۵۔ صائمہ رانی، ۲۰۰۳ء، " اردو تحقیق و تنقید کی روایت میں ڈاکٹر معین الدین عقیل کا مقام " (غیر مطبوعہ مقالہ برائے ایم اے اردو) ، بہاالدین زکریا یونی ورسٹی، ملتان، ص ۷

۶۔ رخسانہ فیض، ۲۰۱۹ء، " مطالعاتِ تاریخ و ادب: ڈاکٹر معین الدین عقیل کی منفرد تصنیفی خدمات " ، رنگ ادب پبلی کیشنز کراچی، ص ۴۲

۷۔ رخسانہ فیض، ص ۴۷

۸۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل سے ٹیلی فون پر گفتگو، ۲۵ مارچ ۲۰۲۰۔

حواشی متن:

خط نمبر ۱:

۱۔ محمد حسین تبریزی :(م۔۱۵۷۷ء)، معروف ایرانی خطاط، اور فارسی شاعر، خطِ نستعلیق میں مہارت رکھتا تھا۔

https://en.wikipedia.org/wiki/Mohammad_Hossein_Tabrizi)

خط نمبر ۲:

۱۔ اس سے قبل تحریر کردہ خط میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے رحمت خان کے بارے استفسار کیا تھا، جس کے بارے میں ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب نے معلومات فراہم کی تھیں۔ بحوالہ: ڈاکٹر معین الدین عقیل سے ٹیلی فون پر گفتگو، ۲۵ مارچ ۲۰۲۰ء۔

خط نمبر ۴:

۱۔ ڈاکٹر مہ جبیں زیدی (پ: ۷ نومبر ۱۹۴۲ء)، سابق پروفیسر، شعبہ اردو جامعہ کراچی، ۲۰۰۷ء میں صدر شعبۂ اردو' جامعہ کراچی' کی حیثیت سے ملازمت سے سبکدوش ہوئیں۔ بحوالہ: صدیقی، احمد حسین، ۲۰۱۴" دبستانوں کا دبستان کراچی" ، جلد سوم، ص ۳۵۷۔

۲۔ ڈاکٹر مہ جبیں زیدی اس زمانے میں ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کی زیر نگرانی "سید سلیمان ندوی کی حیات و تصانیف" کے عنوان پر پی ایچ ڈی کے مقالے پر کام کر رہی تھیں۔ بحوالہ: ڈاکٹر معین الدین عقیل سے ٹیلی فون پر گفتگو، ۱۲ اپریل ۲۰۲۰ء۔

۳۔ فریسہ عقیل (پ: ۸ فروری ۱۹۴۸ء) ۱۹۵۱ء میں اپنے والدین کے ہمراہ ہجرت کر کے پاکستان آئیں، آپ کے والد محمد عمر مہاجر معروف مصنف اور براڈ کاسٹر تھے۔ فروری ۱۹۷۸ء میں آپ کی شادی ڈاکٹر معین الدین عقیل سے ہوئی۔ آپ نے اپنے والد کے تحریر کردہ ڈرامے اور ادبی مضامین مرتب کر کے شایع کیے۔ ان میں "اردو افسانے کا تشکیلی دور" ، "ادب اور ادیب" ، "جھوٹ سچ" شامل ہیں۔

بحوالہ: صدیقی، احمد حسین، ۲۰۱۴ء، دبستانوں کا دبستان جلد چہارم، کراچی، ص ۲۴۶۔

۴۔ ڈاکٹر ظفر اقبال: پروفیسر شعبہ اردو، جامعہ کراچی، سابق وائس چانسلر وفاقی اردو یونی ورسٹی کراچی۔

خط نمبر ۵:

۱۔ سہ ماہی، ”اردو“، ’انجمن ترقی اردو پاکستان‘، کراچی میں ڈاکٹر معین الدین عقیل کا تحقیقی مقالہ ’پاکستان میں اردو تحقیق‘ دو اقساط میں شایع ہوا، جنوری تا مارچ، ۱۹۸۵ء کے شمارے میں اس مقالے کا پہلا حصہ شایع ہوا۔ جس میں (ص ۲۶، ۲۷) ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان کے اردو کی اثر پذیری اور اثر اندازی کے حوالے منفرد تحقیقی کاموں کا ذکر کیا ہے۔ اس مقالے کا دوسرا اور آخری حصہ اپریل تا جون ۱۹۸۵ء کے شمارے میں شایع ہوا۔ بعد میں یہ طویل مقالہ "پاکستان میں اردو تحقیق: موضوعات اور معیار" انجمن ترقی اردو نے ۱۹۸۷ء میں اور پھر دوسرا ایڈیشن ۲۰۱۷ء میں شائع کیا۔

خط نمبر ۶:

۱۔ ڈاکٹر نجم الاسلام (۱۹۳۳ء۔ ۱۳ فروری ۲۰۰۱ء) ممتاز محقق، مصنف، استاد اردو ادب، بجنور یوپی میں پیدا ہوئے۔ ’میرٹھ کالج‘ سے بی اے کیا۔ ایم اے اردو، ’سندھ یونی ورسٹی‘ حیدر آباد سے کیا۔ ۱۹۶۹ء میں ڈاکٹر غلام مصطفٰی کی زیرِ نگرانی ”دبستانِ دہلی کی نثر“ کے عنوان سے مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ ابتدا میں ’غزالی کالج‘ حیدر آباد میں لیکچرر مقرر ہوئے لیکن بعد میں ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان نے شعبہ اردو ’سندھ یونی ورسٹی‘ میں بلالیا۔ آپ ۱۹۹۳ء میں صدر شعبۂ اردو کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ ۱۹۸۷ء میں آپ نے رسالہ ”تحقیق“ کا اجرا کیا۔ آپ کی اہم کتب: ”دین و ادب“ ۱۹۸۹ء، ”دو آہنگ“ ۱۹۹۰ء، ”مطالعات“ ۱۹۹۰ء۔

بحوالہ: احمد، مختار الدین، ڈاکٹر، مارچ ۲۰۰۲ء، ڈاکٹر نجم الاسلام، مشمولہ، سہ ماہی، ”انشا“، ڈاکٹر نجم الاسلام نمبر، حیدر آباد، ص ۱۹۔

خط نمبر ۷:

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو (نومبر ۱۹۲۴ء۔ جون ۲۰۱۰ء) عربی، فارسی اور اردو کے محقق، ادیب، مصنف، مترجم، بی اے اور ایم اے عربی، ”مسلم یونی ورسٹی“ علی گڑھ سے کیا۔ ۱۹۵۲ء میں اسی یونی ورسٹی سے پی ایچ ڈی کیا۔ ۱۹۵۳ء میں لیکچرر شعبۂ عربی مقرر ہوئے۔ اس کے بعد آپ اعلیٰ تعلیم کے لیے آکسفورڈ تشریف لے گئے اور ۱۹۵۶ء میں پروفیسر ہیملٹن گب (م ۱۹۷۶ء) کی نگرانی میں ڈی فل کی سند حاصل کی۔ ۱۹۵۸ء میں آپ ’ادارۂ علوم اسلامیہ‘ علی گڑھ میں ریڈر اور ۱۹۶۸ء میں اسی ادارے کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے۔ یہاں سے آپ نے اعلیٰ پائے کے علمی و تحقیقی رسالے ”مجلہ علوم اسلامیہ“ کا اجرا کیا اور دس سال تک اس کی ادارت کی۔ ۱۹۸۴ء میں صدر شعبہ عربی، ’مسلم یونی ورسٹی‘ علی گڑھ کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ عربی فارسی اردو اور انگریزی میں ان کی تصانیف و تالیفات اور تراجم کی تعداد ستر سے زائد ہے۔ آپ کی اردو تصانیف و تالیفات میں ”خطوطِ اکبر“، ”احوالِ غالب“، ”نقدِ غالب“، ”سیرِ دہلی“، ”تذکرہ گلشن ہند“، ”کربل کتھا“، مکتوبات ”مشفق خواجہ بنام ڈاکٹر مختار الدین احمد“ وغیرہم نمایاں ہیں۔

بحوالہ: عابدہ ہما، ۲۰۱۹ء، ”ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو کے علمی، ادبی اور تحقیقی خطوط بنام ڈاکٹر معین الدین عقیل“، قرطاس، کراچی، ص ۱۰، ۹۔

۲۔ ڈاکٹر حنیف فوق (۲۶ دسمبر ۱۹۲۶ء۔ یکم مئی ۲۰۰۹ء) ممتاز محقق، ماہرِ لسانیات، نقاد، سابق مدیر اعلیٰ، ’اردو لغت بورڈ‘ اور صدر شعبۂ اردو ’جامعہ کراچی‘۔ چند کتب: ”مثبت قدریں“، ”چراغِ شناسائی“، ”متوازی نقوش“، ”ترکی زبان اور اتاترک“، ”غالب (نظر اور نظارہ)“، ”ترقی پسند افسانے“۔ بحوالہ: جعفری، عقیل عباس، ۲۰۰۹ء، پاکستان کرونیکل، فضلی سنز، کراچی، ص ۱۰۲۸۔

خط نمبر ۸:

۱۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ (پ۔ ۲۶ اگست ۱۹۵۲ء) معروف ماہر لسانیات، محقق، طنز و مزاح نگار، کالم نویس، سابق پروفیسر شعبۂ اردو، جامعہ کراچی، سابق مدیرِ اعلیٰ اردو لغت بورڈ، کراچی۔ بحوالہ: صدیقی، احمد حسین، ۲۰۰۵ء، دبستانوں کا دبستان کراچی، جلد دوم، ص ۲۳۱۔

خط نمبر ۹:

۱۔ ڈاکٹر رؤف پاریکھ نے ۱۹۹۲ء میں جامعہ کراچی سے ڈاکٹر معین الدین عقیل کی زیرِ نگرانی "اردو نثر میں مزاح نگاری کا سیاسی اور سماجی پس منظر" کے موضوع پر مقالہ تحریر کر کے پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔ یہ مقالہ ۱۹۹۴ء میں 'انجمن ترقی اردو کراچی' سے شایع ہوا۔

خط نمبر ۱۰:

۱۔ ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان، ڈاکٹر رؤف پاریکھ کے پی ایچ ڈی کے جامع زبانی امتحان کے لیے شعبہ اردو' جامعہ کراچی' تشریف لے گئے تھے۔

۲۔ ڈاکٹر امتیاز احمد، ڈائریکٹر' خدا بخش لائبریری'، پٹنہ، انڈیا۔

۳۔ پروفیسر سید محمد سلیم (۱۵ دسمبر ۱۹۲۳ء۔ ۲۷ اکتوبر ۲۰۰۰ء) ممتاز محقق، مصنف، مؤرخ، ماہرِ تعلیم، استاد عربی ادبیات، ۱۹۴۲ء میں انٹر میڈیٹ اور ۱۹۴۴ء میں بی اے' عربک کالج دہلی یونی ورسٹی' سے کیا۔ ۱۹۴۶ء میں 'مسلم یونی ورسٹی' علی گڑھ سے ایم اے عربی کی سند حاصل کی۔ ۱۹۴۷ء میں ہجرت کر کے نواب شاہ سندھ میں سکونت اختیار کی۔ ۱۹۴۸ء سے شعبہ تدریس سے وابستہ ہوئے۔ ۱۹۷۰ء میں ہالہ ضلع حیدر آباد سندھ میں 'شاہ ولی اللہ اورینٹل کالج' قائم کیا۔ اس کالج میں نادر و نایاب کتب، مخطوطات اور رسائل پر مبنی ایک قیمتی کتب خانہ بھی قائم کیا۔ ۱۹۸۴ء میں 'گورنمنٹ سی اینڈ ایس کالج' شکارپور سندھ سے ملازمت سے سبکدوش ہوئے۔ ۱۹۸۴ء میں ہی ڈائریکٹر ریسرچ' ادارہ تعلیمی تحقیق' لاہور مقرر ہوئے ۔ چند اہم تصانیف: "پاک و ہند میں مسلمانوں کا نظامِ تعلیم و تربیت" (۱۹۸۰ء)، "اسلام کا نظامِ تعلیم" (۱۹۸۳ء)، "تاریخ نظریہ پاکستان" (۱۹۸۵ء)، "مسلمان خواتین کی دینی و علمی خدمات" (۱۹۸۶ء)، "مغربی زبانوں کے ماہر علما" (۱۹۹۳ء)، "عہدِ اسلامی کے اہم مدارس" (۱۹۹۷ء)، "تاریخ خط و خطاطین" (۲۰۰۱ء)۔

بحوالہ: عزیز الرحمٰن، سید، مئی، ۲۰۰۳ء "سید محمد سلیم، حیات و خدمات"، مشمولہ، ماہنامہ "تعمیرِ افکار"، کراچی۔

۴۔ پروفیسر سید محمد سلیم نے "تقریظ مصباح الہدایت" کا فارسی سے اردو میں ترجمہ کیا تھا جس پر ڈاکٹر معین الدین عقیل نے مفصل تعلیقات تحریر کیں تھیں۔ ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان نے پروفیسر سید محمد سلیم کو اسی سلسلے میں یہ خط تحریر کیا تھا۔ یہ مقالہ "تحقیق" شمارہ ۷ میں شایع ہوا۔ ڈاکٹر نجم الاسلام اور ڈاکٹر مختار الدین احمد کے خطوط (بالترتیب، مشمولہ "تحقیق" شمارہ ۷ اص ۱۸۱، اور شمارہ ۲۵ ص ۸۱) میں اس مقالے کی تحسین مذکور ہے۔ بحوالہ: ڈاکٹر معین الدین عقیل سے ٹیلی فون پر گفتگو، ۱۵ اکتوبر ۲۰۲۰ء

خط نمبر ۱۱:

۱۔ پروفیسر ڈاکٹر محمود غزنوی، معروف کالم نویس، شاعر، مقرر، استاد شعبہ صحافت' جامعہ کراچی'۔

۲۔ ڈاکٹر عقیل نے ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان سے بذریعہ خط مذکورہ مقالہ ڈاکٹر محمود غزنوی کو مستعار دینے کی سفارش کی تھی اس لیے ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان نے ڈاکٹر عقیل سے واپسی کا تقاضہ کیا۔ ڈاکٹر غزنوی اس زمانے میں پی ایچ ڈی کے مقالے پر تحقیق کر رہے تھے۔

بحوالہ: ڈاکٹر معین الدین عقیل سے ٹیلی فون پر گفتگو، ۱۵ اپریل ۲۰۲۰ء۔

۳۔ سید حسین بلگرامی، ایک اشتہاری کمپنی میں ملازمت کرتے تھے، علم وادب کا ذوق رکھتے تھے، ہر معروف اسکالر سے ملاقات کرنا ان کا مشغلہ تھا۔
بحوالہ: ڈاکٹر معین الدین عقیل سے ٹیلی فون پر گفتگو، ۱۵ اپریل ۲۰۲۰ء۔

خط نمبر ۱۳:

۱۔ ڈاکٹر معین الرحمٰن (۵ نومبر ۱۹۴۲ء۔ ۵ اگست ۲۰۰۵ء)، اردو کے معروف محقق، ماہر غالبیات، ادیب، نقاد، صدر شعبہ اردو' گورنمنٹ کالج' فیصل آباد (۱۹۷۴ء۔۱۹۸۱ء)، صدر شعبہ اردو' گورنمنٹ کالج' ،لاہور (۱۹۸۱ء۔۲۰۰۲ء)، چند اہم تصانیف" بابائے اردو احوال و آثار "۱۹۶۴ء، " غالب اور انقلابِ ستاون "۱۹۷۴ء، "یونی ورسٹوں میں اردو تحقیق "۱۹۸۹ء" بابائے اردو خدمات و فرمودات "۱۹۹۲ء،" یادگارِ عبدالحق "۲۰۰۲ء، آپ نے ڈاکٹر غلام مصطفٰی خان کی نگرانی میں' سندھ یونی ورسٹی' حیدر آباد سے پی ایچ ڈی کی سند حاصل کی۔
بحوالہ: وفیاتِ اہل قلم، ص ۴۳۹۔

۲۔ ڈاکٹر تبسم کاشمیری (پ۔ جنوری ۱۹۴۰ء) اردو کے ممتاز محقق، نقاد، مصنف، شاعر، مترجم۔ ۱۹۶۴ء میں' اورینٹل کالج' لاہور سے ایم اے کیا اور ۱۹۷۳ء میں پی ایچ ڈی کی۔ علمی زندگی کا آغاز ۱۹۶۵ء میں' شعبہ تاریخ ادبیات مسلمانان پاک وہند، جامعہ پنجاب' سے کیا۔ بعد ازاں' یونیورسٹی اورینٹل کالج' اور' اوساکا یونیورسٹی آف فارن سٹڈیز' جاپان کے شعبہ اردو سے وابستہ رہے۔ ۲۰۰۵ء میں' اوساکا یونیورسٹی' سے ریٹائر ہوئے۔ اسی برس' جاپان فاؤنڈیشن' نے انہیں ایک خصوصی ایوارڈ دیا۔ گزشتہ برسوں میں' ہائر ایجوکیشن کمیشن' میں بطور **Eminent Scholar** کام کرتے رہے ہیں۔ اہم کتب: "اُردو ادب کی تاریخ، ابتدا سے ۱۸۵۷ء تک" (ادبی تاریخ)، "قصبہ کہانی" (ناول)، "مثال" (شاعری)، "ادبی تحقیق کے اصول" (تحقیق)، "جاپان میں اردو (تحقیق)"۔
https://ur.wikipedia.org/wiki/: تبسم کاشمیری

حوالہ جات:

۱۔ احمد، مختار الدین، ڈاکٹر، ۲۰۰۲ء، "ڈاکٹر نجم الاسلام" مشمولہ، سہ ماہی،" انشا" ڈاکٹر نجم الاسلام نمبر، حیدر آباد۔

۲۔ جعفری، عقیل عباس، ۲۰۰۹ء۔" پاکستان کرونیکل" فضلی سنز، کراچی،

۳۔ خان، غلام مصطفٰی، ڈاکٹر، ۲۰۱۹ء،" بھولی ہوئی کہانیاں، ہفت محفل" مرتبہ، راشد اشرف، زندہ کتابیں سلسلہ، ۳۳،۳۴،

۴۔ خان، غلام مصطفٰی، ڈاکٹر، ۱۹۹۹ء،" فضل کبیر" ، پیراماؤنٹ پرنٹنگ پریس، حیدر آباد۔

۵۔ خورشید، فضل حق، ڈاکٹر، ۲۰۰۳ء،" ہمارے استاد پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفٰی خاں" ، مرتبہ، رشید احمد خاں، ادارہ انوار ادب، حیدرآباد،

۶۔ رخسانہ فیض، ۲۰۱۹ء،" مطالعاتِ تاریخ وادب: ڈاکٹر معین الدین عقیل کی منفرد تصنیفی خدمات"، رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی۔

۷۔ سلیج، محمد منیر احمد، ڈاکٹر، ۲۰۰۸ء،" وفیاتِ اہلِ قلم" ، اکادمی ادبیات، اسلام آباد۔

۸۔ صائمہ رانی، ۲۰۰۳ء،" اردو تحقیق و تنقید کی روایت میں ڈاکٹر معین الدین عقیل کا مقام" (غیر مطبوعہ مقالہ برائے ایم اے اردو) ، بہاالدین زکریا یونی ورسٹی، ملتان۔

۹۔ صدیقی، احمد حسین، ۲۰۰۵ء،" دبستانوں کا دبستان کراچی" ، ج دوم، قرطاس، کراچی،

۱۰۔ .... ۲۰۱۰ء، ج سوم، فضلی سنز، کراچی۔

۱۱۔ .... ۲۰۱۴ء، ج چہارم۔

۱۲۔ عابدہ ہما، ۲۰۱۹ء، ”ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو کے علمی، ادبی اور تحقیقی خطوط بنام ڈاکٹر معین الدین عقیل“، قرطاس، کراچی۔

۱۳۔ عزیز الرحمٰن، سید، ڈاکٹر، مئی ۲۰۰۲ء، ”سید محمد سلیم، حیات و خدمات“، مشمولہ، ماہنامہ، ”تعمیرِ افکار“، کراچی۔

۱۴۔ عقیل، معین الدین، ڈاکٹر، ۱۹۸۳ء، ”دکن اور ایران: سلطنت بہمنیہ اور ایران کے علمی و تمدنی روابط“، المخزن پرنٹرز، کراچی۔

۱۵۔ ....، طبع اول، ۱۹۸۷ء، "پاکستان میں اردو تحقیق: موضوعات اور معیار" انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی۔

۱۶۔ .... ۱۹۹۴ء، ”تعلیقات تقریظ مصباح الہدایت“، ”تحقیق“، شمارہ ۷، شعبہ اردو، سندھ یونی ورسٹی، جام شورو۔

۱۷۔ ....، (مرتب)، طبع اول، ۱۹۹۵ء، ”بیتی کہانی: اردو کی اولین نسوانی خود نوشت“ مصنفہ شہر بانو بیگم، ادارۂ علمی، حیدر آباد۔

۱۸۔ ....، (مرتب)، ۱۹۹۹ء، ”کلماتِ آبدار“، مدراسی، مہدی واصف، محمد، مطبوعہ بہادر یار جنگ اکیڈمی، کراچی

۱۹۔ ....، طبع دوم، ۲۰۰۸ء، ”اقبال اور جدید دنیائے اسلام: مسائل، افکار اور تحریکات“، مکتبہ تعمیرِ انسانیت، لاہور۔

☆☆☆☆☆